سے کام کرنے سے امریکی عزائم کو کامیاب نہیں ہونے دیا۔ مذاکراتی عمل کو سبوتاژ کرنے کیلئے سازشوں کا ایک نہ ختم ہونے والا طوفان شروع ہوگیا ہے لیکن حیف صد حیف کہ اس سازشوں میں امریکہ اوراس کے حواریوں کے ساتھ ساتھ ہمارے کچھ اپنے نام نہاد دانشور صحافی اور اینکر پرسن وسیاسی زعماء بھی ایک دوسرے سے بازی لے گئے۔ کسی نے مذاکرات کو حکومت کی ناکامی اور طالبان کی فتح کا ڈھونگ رچایا تو کسی نے شریعت کی غیر سنجیدہ تشریح کرکے غلط رُخ پیش کیا لیکن ان سب سازشوں، مشکلوں اور فتنوں کے باوجود مذاکرات کا یہ کارواں چلتا رہا، دونوں طرف سے بات چیت جاری رہنے پر اتفاق ہوا، گوکہ درمیان میں طالبان کی جانب سے بم دھماکوں اور حکومت وفوج کی جانب سے فوجی کاروائیوں اور فضائی حملوں سے معاملات الجھنے کے خطرات پیدا ہوئے مگر امن جیسی عظیم نعمت کو حاصل کرنے کیلئے دونوں فریقوں کو صبر کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے جب نام نہاد دانشوروں اور دیگر منفی کاروائیوں، اور حاسدین کے پروپیگنڈوں سے مذاکرات کی فضا مکدر ہونے لگی تو حالات کا ادراک کرتے ہوئے مذاکراتی کمیٹی کے سربراہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے فوراً چالیس مذہبی جماعتوں اور صحافیوں پر مشتمل ''علماء ومشائخ امن کانفرنس''، لاہور میں ۱۵ فروری کو بلائی، جس میں تمام قائدین نے مذاکراتی عمل کو سراہتے ہوئے، شانہ بشانہ کردار ادا کرنے کا عزم کیااور فریقین سے سیز فائر بند کرنے کی اپیل کی۔ پاکستان کے تمام علماء ومشائخ نے مولانا سمیع الحق صاحب کو مشترکہ طور پر ''سفیرِ امن'' کا خطاب دیا۔ تمام قائدین کی موجودگی میں مولانا مدظلہ نے اپنے خطاب کے بعد مشترکہ اعلامیہ پیش کیا جس کی پوری قیادت نے تائید کی۔ اعلامیہ کا متن حسب ذیل ہے۔

علماء ومشائخ امن کانفرنس کا اعلامیہ لاہور

مورخہ 15 فروری 2014 زیر صدارت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ ہم ملک کو درپیش بحرانوں کا حل صرف اورصرف مذاکرات کو سمجھتے ہیں طاقت آزمائی اور فوجی آپریشن ملک میں نہ ختم ہونے والی خونریزی کا ذریعہ بنیں گے جس کے نتیجے میں ملک کی سلامتی اوراستحکام کو شدید خطرات لاحق ہوسکتے ہیں علماء مشائخ کا یہ اجتماع طالبان اورحکومت دونوں سے اللہ کے واسطے فوری جنگ بندی کی اپیل کرتے ہیں فریقین مذاکراتی عمل میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہونے دیں یہ مطالبہ ملک بھر سے تمام مکاتب فکر کے 200 سے زائد جید علماء کرام اورمشائخ عظام سے طالبان مذاکراتی عمل کمیٹی کے سربراہ سفیر امن وسلامتی مولانا سمیع الحق کی صدارت میں ہونے والے اجلاس میں کیا۔

اجلاس کے بعد جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا کہ پچھلے حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ

سے 15 سالوں سے پورا ملک آگ اور خون ریز جنگ میں مبتلا ہے پوری قوم اس آگ اور خون کے کھیل سے عاجز آ چکی ہے لہذا جید علماء کرام اور مشائخ کا یہ اجلاس مولانا سمیع الحق اور طالبان کمیٹی اور حکومتی مذاکراتی کمیٹی کے فاضل ارکان کی مذاکراتی عمل کیلئے جدوجہد کی مکمل تائید وحمایت کا یقین دلاتے ہیں اور طالبان سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ آپ پاکستانی قوم کے فرزند ہیں پوری قوم آپ سے توقع رکھتی ہے آپ فوری طور پر ہمارے شانہ بشانہ امن وسلامتی، پوری انسانیت اور وطن کی خاطر ہمارے ساتھ چلیں اور ہتھیاروں کی بجائے امن کی زبان میں بات کریں تاکہ اسلامی، قومی، ملی مقاصد حاصل کرسکیں اور وہ قوتیں جو پاکستان میں امن وسکون نہیں ہونے دینا چاہتیں اور جن کی اسلام اور پاکستان دشمنی واضح ہے وہ ناکام ہوں اور پاکستان اپنی اصل منزل اسلامی نظام کے نفاذ کی طرف پرامن طور پر گامزن ہوسکے' علماء کا یہ اجتماع ملک کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں سے بھی یہ امید رکھتا ہے کہ وہ اس معاملے میں حب الوطنی، یکجہتی اور قومی وحدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملک میں فرقہ واریت، علاقائی ولسانی سازشوں سے ملک کو تباہ کرنے کی داخلی وخارجی منصوبوں کو ناکام بنادیں اور یک آواز ہوکر فریقین کو منافی امن سرگرمیوں سے احتراز کرنے پر مجبور کردیں۔

یہ اجتماع حکومت اور ملک کے تمام مقتدر اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں پیدا شدہ شورش کے اصل محرکات اور عوامل پر توجہ دے اور ملک کے مقتدر ادارہ پارلیمنٹ کی بار بار پاس کردہ متفقہ قراردادوں اور آل پارٹیز کانفرنس کی سفارشات کے مطابق خارجہ اور داخلہ پالیسیوں پر فوری طور پر نظر ثانی کریں اور از سر نو تشکیل کی طرف توجہ دیں اور ملک کو استعماری اسلام اور ملک دشمن قوتوں کی جنگ سے نکال دیں۔

یہ اجتماع ملک کے تمام مسلمانوں، علماء، مشائخ، دینی مدارس، مساجد اور خانقاہوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ملک میں قیام امن بقاء اور سلامتی کیلئے جاری کوششوں کی کامیابی کیلئے دعا کا سلسلہ جاری رکھیں بالخصوص آنے والے جمعۃ المبارک 21 فروری کو ''یوم دعا'' کے طور پر منائیں۔

یہ اجتماع ذرائع ابلاغ، پریس اور میڈیا سے وابستہ تمام ارباب علم ودانش، صحافی اور فاضل کالم نگاروں سے مخلصانہ اور دردمندانہ اپیل کرتا ہے کہ وہ ملک کی سلامتی اور شہریوں کے جان ومال کے تحفظ کی خاطر بھرپور اور موثر اور مثبت کردار ادا کریں اور اس ارشاد خداوندی کا مصداق بنیں کہ ومن احیا ھافکانما احی الناس جمیعا (جس نے ایک انسان کو بچایا اس نے پوری انسانیت کو بچایا)

آخر میں ہم یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ غیروں کی لگائی اس نار نمرود کو بجھانا پوری قوم کا مشترکہ فریضہ اور یہی سب سے بڑا جہاد ہے اور اس نار نمرود کو بھڑکانا وقت کا سب سے بڑا ظلم ہے جسکا بارگاہ ایزدی میں جواب دینا ہوگا۔